



THE HAQ CHAR YAAR WEBSITE
IS DEDICATED IN THE NAME OF
THE COMPANIONS [R.A]

OF

PROPHET [PEACE BE UPON HIM].

WE ARE REVEALING THE TRUTH AND
FACTS ABOUT THE ANTI SAHABAH [R.A]
PROPAGANDA OF
THE NON MUSLIM ORGANIZATIONS.

WWW.KR-HCY.COM

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے ایمان والو! ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول ﷺ پر (سورۃ احزاب: ۳۶)

ایمان؟

شرک کی مذمت

ہاں نے کہہ بھی دیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تو کیا حاصل
دل و دھڑ سسکی نہیں تو کچھ بھی نہیں

مؤلف : محمد موسیٰ

پاک نگرانی مولانا ایمان اللہ (رحمۃ اللہ علیہ)

طلب کیجئے — تقسیم کیجئے

ڈوب داریں حاصل کیجئے

بشارت فخر: ایک سو چالیس روپیہ بیکر



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُهُ

ISLAMIC COMMUNICATION TRUST

C-2, Aziz Square, University Road
Near Nipe Chowrang (Guishan-e-Iqbal),
Block 11, Karachi Tel: 8114308-8112000

82 R.K. Sq (Ext.) Sh. Liaquat,
Karachi Tel: 2421202

E-mail : salam@icicpk.com

Visit our Website : www.icicpk.com/salam

احکام رب العزت جل جلالہ

۱ "مگر دیکھئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی اس کا ہم جنس ہے" (سورہ انعام) اللہ ایک ہے۔

۲ "جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرایا اس پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے" (سورہ مائدہ ص ۷۲)

۳ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے وجود کا وجود کو اپنا حاجت روا، مشکل کشا سمجھنا اور اللہ کے علاوہ کسی کو بددیکھنے پکارنا قابل معافی گناہ ہے جس کی سزا بیسویں ہزار سال کی جہنم ہے۔

۴ "بے شک تمہارے لئے یہ حیاتی کے کاموں سے روکی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر باری چیز ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو" (مائدہ ص ۲۷ آیت ۲۵)

۵ "تمہارا قائم کردہ دکانوں کو اور رسول (اللہ) کی اطاعت کو جو تا کہ تم پر رحم کیا جائے" (سورہ نور)

۶ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں پر فرض ہے کہ جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھے وہ جائز کہہ کا بیج کرے اور جو انکار کر دے تو (پیدا رہے کہ) اللہ تعالیٰ تمام دنیا سے بے نیاز ہے" (آل عمران ص ۶)

۷ اس ایمان والہ تم پر (مضامین کے) روئے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم پر سزا نہ ہو" (سورہ آل عمران آیت ۱۸۳)

۸ "جو لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔" (آل عمران آیت ۶۱)

۹ سوچئے اگر کوئی انسان ہم پر لعنت کرے تو ہم نے کوئی چیز جو جانتے ہیں اور اللہ جل جلالہ لعنت کرے تو... ۲۲۴ احکام میں بھی لعنت و لعنا گناہ کبیرہ ہے۔

۱۰ اور جو کوئی غلط یا گناہ کرے یا مردہ اس کی قسمت کسی بے گناہ پر نصیب دے تو اس نے بہت بڑا جرم کیا اور کھانا کھلا گناہ کیا۔ (نساء ص ۱۱۵ آیت ۱۱۵)

۱۱ "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور نہایت سے دور رہو"۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۵۲)

۱۲ اسے ایمان والو اکثر بدگمانوں سے چتے رہو کیونکہ جنس بدگمانی گناہ ہیں اور کسی کی جاسوسی نہ کرو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت (بھی) نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی ہند

کر رہا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے (بے شک) تم کو اس بات سے نفرت آتی ہے

ایمان کیا ہے

ایمان کا مادہ الف۔ میم۔ نون یعنی امن ہے (کوئی خوف، غلہ، افسوس، غم وغیرہ نہ ہو)۔ ایمان کے شرعی معنی ”مسلمان کا اسلام کے دیئے ہوئے تمام احکامات (قرآن و حدیث) کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے سچ جاننا نیز ہاتھ پیروں اور زبان سے حتی الامکان ان پر کاربند رہنا“ اور ایمان کے لغوی معنی حفاظت ہے، چنانچہ یقین ہے۔ کسی بات کا یقین ہمیں دیکھنے یا پڑھنے یا سننے سے ہوتا ہے۔

یہ یقین بالشہادہ یا یقین بالمطالعہ ہوا۔ لیکن جیسے جیسے سائنس ترقی کرتی جا رہی ہے اور انسان کا علم اور تجربہ بڑھتا جا رہا ہے ویسے ہی یقین بھی بدلتا جا رہا ہے۔ اسی لئے چنانچہ یقین (ایمان بالغیب) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعہ عطا فرمایا ہے جس میں بدلتے ہوئے حالات سے تبدیلی نہیں آتی۔ آخری نبی ﷺ اور قرآن مجید آخرت تک کے لئے ہدایت ہے۔

اسی بنا پر امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں سلام کرنے، نماز پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے، جہاد کرنے وغیرہ کو احادیث مبارکہ سے

ایمان ثابت کیا۔ اور رسول اکرم ﷺ کا فرمان ”صفائی نصف ایمان ہے“ (حدیث)

اس کی تفصیل میں ایک بزرگؒ نے فرمایا ہے صفائی صرف یہ نہیں کہ بدن صاف رہے کپڑے صاف رہیں یہ تو صفائی کا پہلا درجہ ہے۔ دوسرا درجہ اعضاء کی صفائی ہے یعنی ہاتھ، پیر، آنکھ، کان، زبان وغیرہ سے غلط کام نہ لے۔ جیسے وضوء کیا اور گانا سننے بیٹھ گئے یا گالیاں دینے لگ گئے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی ان چیزوں سے اعضاء پیاک ہو جاتے ہیں۔ تیسرا درجہ خیالات کی صفائی جب تک کینہ، بغض، لالچ، غرور اور حسد وغیرہ سے پاک نہ ہو پوری صفائی نہیں ہوتی۔ اگر ہم تینوں درجات کی صفائی حاصل کر لیں تو ان شاء اللہ العزیز دل میں ایمان کا نور آجائیگا۔ انسان تین طرح سے علم حاصل کرتا ہے۔ اذل، آنکھ، کان وغیرہ سے جو حواس کھلتے ہیں یہ جانوروں کو بھی حاصل ہیں۔

دوسرا ذریعہ انسانی عقل ہے جس سے دیکھی سنی باتوں سے نتیجہ نکالا جاتا ہے یہ صرف انسانوں کو حاصل ہے۔ مگر تجربہ شائع ہے کہ حواس اور عقل سب فکر بھی انسانوں کی پوری (کامل) رہنمائی نہیں کر سکتے۔ تیسرا ذریعہ وہ ”وحی“ ہے جو اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت کے لئے رسالوں کے ذریعہ عطا فرمائی۔

چنانچہ معتبر ایمان وہی ہے جسے ایمان بالغیب کہتے ہیں یعنی انسانی نامکمل علم قیاس آرائی کی جیل پر بند نہ ہو ایمان نہیں بلکہ اصل ایمان ان حقائق کو تسلیم کر لینا ہے کہ جو قوم سے لیکر محمد رسول اللہ ﷺ تک سب نبی اور رسول بتاتے آئے ہیں اور پھر اس ایمان کے خاص تین شعبے ہیں:

① ایمان باللہ یعنی اللہ پر ایمان لانا،

② ایمان بالرسول یعنی رسولوں پر ایمان لانا،

③ ایمان بالآخرہ یعنی آخرت پر ایمان لانا اسکی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتی ہے :-

”یہ نیکی کی بات نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لو لیکن نیکی یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے“ (البقرہ ۲ آیت ۱۷۷)

جب ان پر ایمان بنتے ہو جائے گا تو لازمی طور پر اس ایمان کے تقاضے یعنی اعمال صالحہ بھی پورے ہو گئے ان شاء اللہ تعالیٰ

دو چیزیں انسان کے لئے امتیازی ہیں ① علم کہ جس کے ذریعہ کائنات سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے ② ہدایت۔ کہ جس کے ذریعہ مقصد زندگی معلوم ہوتا ہے۔ آج کل ہم علمی اعتبار سے ترقی کے راستہ پر گامزن ہیں لیکن ہدایت کے اعتبار سے ہم بہت ہی پیچھے رہ گئے ہیں۔

نتیجہ یہ نکلا کہ انسان نے علم تو بہت کچھ حاصل کر لیا ہے لیکن مقصدِ حیات سے ہٹ جانے کی وجہ سے جاہلیاں مول لے لیں ہیں۔

ضروریاتِ حیاتِ روٹی، کپڑا، مکان وغیرہ ہے اور مقصدِ حیات اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا جیسا کہ اس کے رسول محترم ﷺ نے طریقہ عبادت بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”مگر میں نے جنوں کو اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے“ (المز ۵۲ آیت ۵۶) اور اسی کو توحید کہا جاتا ہے جو شرک کی ضد ہے۔ اور اسی طرح سنتِ بدعت کی ضد ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ کسی اور انسان یا چیز کی عبادت کرنا شرک ہے اور نبی کریم ﷺ کے طریقہ کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ پر عبادت کرنا بدعت ہے۔

ایمان تو ہر انسان میں موجود ہوتا ہے لیکن بعض اوقات انسان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اس پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ دوم تکبر، ضد وغیرہ سے سوم بد عقلی کی وجہ سے اسکی عقل پر پردے پڑتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے ۔ ”جب مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے اگر وہ گناہ زیادہ کرتا جاتا ہے تو یہ نکتہ بھی بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ اس کے پورے دل پر چھا جاتا ہے“ (ترمذی) اور یہ وہی زنج ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ہے "ہرگز نہیں بچھڑے گا لگ گیا ہے ان کے دلوں پر ان کے غلبوں کی وجہ سے"۔ (التطبیق ۸۳ آیت ۱۳)

اگر ایسی کیفیت ہو جائے تو فوراً بغیر کسبِ سستی کے استغفار کرنا چاہئے اور کرتے رہنا چاہئے تاکہ یہ زنگ کا پردہ ہٹ جائے فرمانِ رسول اکرم ﷺ ہے :- ”میں دن میں سو بار استغفار کرتا ہوں“ (مسلم) اور اس زنگ کو اتارنے کا ایک دوسرا علاج بھی رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے :- ”دل بھی زنگ پکڑتے ہیں جس طرح کہ لوہا زنگ پکڑتا ہے جب اسے پانی لگ جائے۔ صحابہؓ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اس زنگ کو کس طرح بنایا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا :- ”موت کو بہت زیادہ یاد کریں اور قرآن کی تلاوت کریں“ (یعنی من لہ مر) ہم جب اس دنیا میں آتے ہیں تو شروع میں کچھ سمجھ نہیں ہوتی پھر شعور آتا ہے مگر ۹۹ فیصد لوگ اسی طرح بے شعوری ہی کی زندگی گزار دیتے ہیں جیسا ماحول ہوتا ہے ویسے ہی کرتے ہیں دنیاوی زندگی کی سہولیات، مکان، کھانا، پینا وغیرہ جو ہمارے ماحول میں ہوتا ہے اسی کی بھاگ دوڑ میں زندگی صرف کر دیتے ہیں البتہ کچھ لوگ سمجھدار بالغ ہوتے ہیں ان کے سامنے کچھ سوال ضرور آتے ہیں :-

یہ کائنات کیا ہے؟ اس کی کوئی لہجہ اہمیتا ہے یا نہیں؟ میں کون ہوں؟

کیا مرنے کے بعد کچھ ہو گا؟ علم کیا ہے؟ کیسے حاصل ہوتا ہے؟
 اچھائی و برائی کیا ہے؟ یہی سوالات فلسفہ، مذہب، تصوف اور شاعری
 میں موجود ہوتے ہیں لیکن ان کو حل کرنے کے طریقے مختلف ہیں۔

ان بیابانی سوالوں کے جوابات سائنس سے قطعی طور پر آج تک نہیں
 ملے عقل کچھ راستہ دکھاتی ہے فلسفی اور حکماء کچھ جواب نکالتے ہیں مگر
 قطعی بات دو بھی نہیں بتا پاتے اور نہ آخری منزل تک پہنچ پاتے ہیں ان
 سوالوں کے قطعی جواب رسولوں علیہ نے وحی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے
 حاصل کر کے بتائے ہیں اور انہیں کو اس طرز پر ماننا اور یقین کر لینا
 جس طرح کہ رسولوں (صلوٰۃ اللہ علیہم) نے بتائے ہیں ”ایمان“ ہے
 یہ تو کسی کو پتہ نہیں کہ موت کب آئے گی؟ انسان ختم ہو جاتا ہے دنیا
 کے کام ختم نہیں ہوتے جیسا کہ فارسی زبان میں مقولہ ہے ”کار دنیا
 کسے تمام نہ کرو“ (دنیا کا کام کسی نے پورا نہیں کیا) جو لوگ دنیاوی مال
 و دولت پر بھی پوری توجہ صرف کرتے ہیں وہ آخرت میں خالی ہاتھ
 جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔۔

”جو شخص (نیک عمل کر کے) آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کی کھیتی کو
 اور زیادہ دہاں کریں گے اور جو شخص دنیا کی کھیتی چاہے ہم اس کو دہی دیں گے
 اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہ رہے گا۔“ (احقری ۲۲ آیت ۲۰)

مزید معلومات کیلئے پڑھیے سورہ عبودہ آیت ۱۵ تا ۱۶

دنیا کی بنیادیں لذتوں اور خواہشوں ہی میں مصروف رہنے میں دنیا بھی مبرا اور آخرت بھی خراب ہو جاتی ہے۔

تجربہ یہ بتاتا ہے کہ کوئی بھی مقصد حاصل کرنے کے لئے کوئی قربانی ضرور دینا پڑتی ہے جیسے طالب علم کھیل کود کی خواہش کو قربان کرتا ہے جمہی تعلیم حاصل کر پاتا ہے اسی طرح دفتر، دکان وغیرہ میں کام کرنے والا گھر کا آرام قربان کر کے ہی کچھ کماتا ہے اور اگر صرف خواہشات ہی کی پیروی کی جائے تو آدمی گر کر نشہ نیک کا عادی بن کر اپنی زندگی اپنے ہی ہاتھوں مبرا کر لیتا ہے۔

سمجھ ارمی اس میں ہے کہ اپنی چند روزہ زندگی دنیا کے مقاصد پر ہی پوری صرف نہ کر دی جائے بعد اپنی آخرت سنوارنے کے لئے دنیا میں ٹیک عمل کئے جائیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :-

”عقل مند اور ہوشیار وہ ہے کہ جس نے اپنے نفس کو تابع بنا لیا اور مرنے کے بعد کے لئے عمل کئے احق اور حق وہ ہے جس نے اپنے نفس کو خواہشات کا پابند اور غلام بنا لیا اور اللہ پر آرزو رکھتا ہے“ (ترمذی)

خود نیک عمل کرنے کے ساتھ ساتھ وہ سروں کا بھی خیال رکھا جائے جو جتنا قریب ہے اس کا اتنا ہی زیادہ خیال رکھا جائے اس سے آپس میں

محبت بڑھے گی اور زندگی خوشگوار گزرے گی اگرچہ، وقتی طور پر صبر و تحمل کا امتحان ہو گا۔ تکبر، خواہشات کی پیروی، غم سے مغلوبیت، کینہ، بغض، عدوت حسد وغیرہ میں نقصان اپنا ہی ہے اس سے انسان کی اپنی ہی کمائی ہوئی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

زندگی کا اصل مزہ تو محبت، ایثار، قربانی، خوش مزاجی، صبر و تحمل وغیرہ میں ہی ہے آپ ضرور آزمائے کم از کم ایک مرتبہ تھوڑا غور و فکر کرنے پر یہ چیز ظاہر ہو جاتی ہے کہ دنیا انسان کا مستقل ٹھکانہ نہیں ہے کیونکہ دنیا کی تمام چیزیں ایک دن فنا ہو جوالی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”جتنی بھی چیزیں زمین پر ہیں فنا ہو جوالی ہیں“ (الرحمن ۵۵-۵۶) دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”مال اور اولاد صرف دنیاوی زندگی کی رونق ہیں اور نیک اعمال آپ کے رب کے پاس باقی رہنے والے ہیں جو ثواب اور امید کے اعتبار سے ہزار درجہ بہتر ہیں“ (18:46) یہ دنیا تو آزمائش اور امتحان کا مقام ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے :-

”وہ اللہ کہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں سے کون شخص (نیک) عملوں کے اعتبار سے اچھا ہے“ (الک ۹۷ آیت ۵)

ہمارے تمام اعمال نوٹ ہو رہے ہیں جیسا کہ فرمانِ الہی ہے ”اور نامہ

اعمال رکھ دیا جائیگا تو آپ مجرموں کو دیکھیں گے اس میں جو کچھ ہے اس سے ڈرتے اور کہتے ہو گئے ہائے ہماری کم سختی ان اعمال کی عجیب حالت ہے کہ اس نے نہ تو چھوٹا شمار کرنے کو چھوڑا ہے اور نہ بڑا اور جو کچھ انہوں نے کیا وہ سب موجود پائیں گے اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہ کرے گا" (مائدہ ۱۸ آیت ۳۹) مزید دیکھیں سورہ الزلزال آیت ۷ ۸۲

اب تو سائنس نے بھی کمپیوٹر کی ایجاد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان کا ہر عمل آئندہ کے لئے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ لہذا غفلندی یہی ہے کہ ہر وقت خصوصاً جوانی میں فراغت کو ضائع نہ کیا جائے حقوق نفس (یعنی اپنی ضروریات)، حقوق العباد (یعنی دوسروں کے حقوق جس میں ماں باپ بہن بھائی اولاد عزیز و اقارب محلے والے اور وہ تمام لوگ جن سے واسطہ پڑتا ہے) اور حقوق اللہ (یعنی اپنے خالق و مالک کے حقوق) بحسن خوبی پورا کرے۔ اعتدال پر رہے نہ زیادتی کرے اور نہ کمی اس طرح زندگی آرام سے کئے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ

اس دنیا میں انسان زیادہ سے زیادہ آرام و آسائش کی کوشش کرتا ہے نتیجہ میں تکلیف بڑھتی ہی چلی جاتی ہے پہلے تو دماغی و فطری صلاحیت سے فائدہ اٹھایا جاتا تھا جبکہ آج ٹی وی، وی سی آر، ڈش، اخبار وغیرہ

نے دماغ پہلے ہی خراب کیا ہوا ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سہادی کے ساتھ زندگی گزارنے میں دنیا و آخرت دونوں کا فائدہ ہے۔

جب انسان تفریحات میں پڑ جاتا ہے تو اس راستہ پر آگے بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور اپنی فطری سکون بھی کھو بیٹھتا ہے۔ مثلاً پہلے ایک شخص ایک چالی چائے سے مطمئن ہو جاتا تھا مگر آگے چل کر یہی شخص دن میں چھ یا زیادہ کپ چائے پی کر بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ یہی حال سگریٹ نوشی یا تمباکو کا بھی ہے جو کہ شرعی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بالکل حرام ہے۔ (اس کی تفصیل کے لئے ہمارا شائع کردہ پمفٹ ”تمباکو اور نسوار کا استعمال حرام ہے“ پڑھیں ان شاء اللہ زیادہ معلومات حاصل ہونگی۔ اور اس حرام سے آپ بچ جائیں گے اور تمباکو کے حرام ہونے پر تو مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ بھی آچکا ہے۔)

پہلے کچھ لوگ ریڈیو کے گانوں سے دل بہلاتے تھے پھر ٹی وی آ پھر وی سی آر اور آڈیو ویڈیو اور اب ڈش انٹینا اور کیبل سسٹم ان تمام چیزوں میں کافی پیسہ بھی برباد ہوتا ہے اور وقت بھی اور دماغی سکون بھی جاتا رہا ہے۔ پہلے کچھ لوگ صرف انیون کے مادی تھے اب ہیروئن نے انہوں لوگوں کی زندگیاں برباد کر دی ہیں۔

یہ سب کس لئے ہو رہا ہے؟ صرف اور صرف سکون کی تلاش میں

حالانکہ سکون تو ان چیزوں میں بالکل ہے ہی نہیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے میں ملتا ہے قرآن مجید اس بات کی شہادت دے رہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ
 أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد ۱۳ آیت ۲۸)
 ”ایمان والوں کے دلوں کو سکون اللہ کریم کے ذکر سے ملتا ہے خیر و ابرا
 دلوں کو سکون صرف اللہ کے ذکر کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے“
 شاعر کیا خوب کہتا ہے :-

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے
 تسلی دل کو ہوتی ہے اللہ کو یاد کرنے سے

اور جیسے جیسے انسان پیش و پشت کی تلاش میں نئی نئی چیزوں کا مادی
 ہو رہا ہے اسی کے ساتھ ساتھ فضا میں آلودگی بھی بڑھ رہی ہے۔
 جرائم زیادہ ہو رہے ہیں امراض زیادہ خطرناک ہو رہے ہیں کھانے کی
 چیزوں میں ملاوٹ زیادہ ہو رہی ہے اور جیسے شادیوں میں نئی نئی
 فضولیات و اخراجات کا اضافہ ہو رہا ہے ویسے ہی امراض میں ہدیکمیاں
 نکل رہی ہیں شادی ہم نے بذات خود مسنگی کر لی ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ نہ
 شادی میں برکت ہے اور نہ موت کے وقت کلمہ نصیب جو کہ ایمان

والے کی موت کی نشانوں میں سے ایک نشانی ہے۔

اس لئے ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم آج بھلا ابھی سے عمل کریں کہ اب باقی زندگی جو دیا چار دن کی ہے مومن بن کر گزاریں گے اور اپنے اندر مومنوں کی صفات رکھیں گے۔ ان شاء اللہ دنیا بھی بہت اچھی ہو جائے گی اور آخرت بھی مل جائے گی۔ اللہ رب العزت ہم سب کا حامی و مددگار ہو۔ (آمین)

اس مضمون کا حاصل کلام یہ ہے

- ① انسان کی دنیاوی زندگی کا مقصد کھانا، پینا، پہنا وغیرہ نہیں بلکہ انسان کی زندگی کا اصل مقصد اس دنیا میں رہ کر نیک عمل کر کے اپنی آخرت کو سنوارنا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے۔
- ② دنیاوی زندگی میں مومن بن کر زندگی گزارنے میں دنیا میں بھی سکون نصیب ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔
- ③ ہم اس زندگی کے دوران جو بھی اچھے یا برے عمل کرتے ہیں قیامت کے روز ہمیں ان کا اچھا یا برا بدلہ ملے گا۔ اس لئے اس دنیا میں ہمیشہ برے کاموں سے بچنا چاہیے اور اچھے عمل کرنے چاہئیں۔
- ④ صرف اچھے اللہ رب العزت کی عبادت کرنی چاہیے اس کے ساتھ

کسی کو بھی اس کی ذات یا صفات وغیرہ میں شریک نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک کرنا شرک ہے اور شرک کرنا بلا بیشہ جہنم میں رہیگا۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ (آمین)

③ ہمیں ہر نیک عمل اپنے رسول محمد ﷺ کے طریقہ پر کرنا چاہئے کیونکہ جو عمل آپ ﷺ کے طریقہ سے ہٹ کر کیا جائے وہ بدعت ہے اور بدعت بھی جہنم میں لے جانوالی ہے۔

دعا ہے اللہ رب العزت ہم سب کو اعمال صالحہ کرنے کی توفیق دے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَثَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الثَّوَابُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ (آمین)

مزید تفصیل کیلئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں :-

- ① حدیثی، مسلم، مشکوٰۃ وغیرہ سے ”کتاب الایمان“
- ② کتاب التوحید، مولف شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہابؒ
- ③ تقویۃ الایمان مصنف مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ
- ④ کتاب التوحید، مولف شیخ الاسلام محمد بن سلیمان القسبیؒ

مشرک کی مذمت قرآن و حدیث کی روشنی میں

فرمان الہی ہے ۔

① ”(اے نبی ﷺ) ان سے کو بھر کیا اے جاہلو! تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے کے لئے مجھ سے کہتے ہو؟ (حالانکہ) تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خساری میں رہو گے۔“ (سورہ اعراف آیت ۶۴-۶۵)

② ”اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا وہ گویا آسمان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے (یعنی شیاطین) اچک لے جائیں گے یا ہوا (خواہشات نفس) اس کو ایسی جگہ لے جا کر پھینک دے گی جہاں اس کے پیچھے والے نہ جائیں گے۔“ (سورہ حج آیت ۴۱)

③ ”ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ وہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے لیکن اگر والدین زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی (ایسے معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے (شرک کی حیثیت سے) تو نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر، میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے پھر میں تم کو بتاؤں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔“ (سورہ علقمہ آیت ۸)

فرمانِ رسول ﷺ

① حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں جب (سورہ النعام کی) آیت ۸۲ "الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا..." (یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو ملوث نہیں کیا) نازل ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجماعاً پر بہت گراں گزری انہوں نے کہا "ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ایمان لانے کے بعد کوئی ظلم (گناہ) نہ کیا ہو؟" (رسول اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو) آپ ﷺ نے فرمایا "اس آیت میں ظلم سے مراد عام گناہ نہیں (بہر شرک ہے) کیا تم نے (قرآن مجید میں) لقمان کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا کہ "شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔" (بخاری)

② حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہلاک کرنے والے سات گناہوں سے بچو۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجماعاً نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ ادہ (سات گناہ) کون سے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا "① اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ② جادو، ③ ناحق کسی جان کو قتل کرنے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے، ④ جیم کا مال کھانا، ⑤ سود کھانا، ⑥ میدان جنگ سے بھاگنا اور ⑦ بھولی بھالی مومن عورتوں پر فہمت لگانا" (مسلم)

③ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو شریک بتاۓ

تھا تو وہ آگ میں داخل ہو گا۔“ (حدیث)

⑤ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جسے سب سے ہلکا غلب دیا جا رہا ہو گا کہ اگر تیرے پاس اس وقت روئے زمین کی ساری دولت موجود ہو تو کیا تو اپنے آپ کو قتل کرانے کے لئے دے گا؟ وہ کہے گا ”ہاں ضرور دے دوں گا“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”دنیا میں میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت ہی آسان بات کا مطالبہ کیا تھا، وہ یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، لیکن تو نے میری یہ بات نہ مانی اور میرے ساتھ شرک کیا“ (حدیث)

⑥ حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کہ ”تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے“ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا؟ ”ہاں واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے“ پھر میں نے عرض کیا ”شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ذر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی“ پھر میں نے عرض کیا ”اس کے بعد؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ کہ تو اپنے بڑوسی کی بیوی سے زنا کرے“ (مسلم)
 وَأَحْزَنُ دَعْوَانَا ابِ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّهِ الْعَالَمِينَ

فرمان رسول کریم ﷺ

- 1 جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک تصور کرتا تو وہ آگ میں داخل ہو گا۔ (بخاری)
- 2 مسلمان آدمی جو کافر آدمی کے درمیان (فرق کرنے والی چیز) قرار کا بھونٹا ہے۔ (مسلم)
- 3 دو کو تانہ دینے والوں کا وجہ یہ تھا کہ ان کے دل ٹکڑا سائب بن کر ان کو اسے اور کالنے کا۔ (مسلم حدیث بخاری)
- 4 جو آدمی (دینی طاقت کے بلحاظ) قی نہیں کرتا اور اسے ضروری کام، بھاری اور کالم حکومت کی رکاوٹ بھی نہیں دے چاہے تو بھاری ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔ (مسلم احمد و ترمذی)
- 5 سرائی کی مین علاقہ میں ہیں اگر جب بات کرے تو بھونٹ دے، اگر جب دھوکے تو خلاف کرے، اگر جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے۔ (بخاری و مسلم)
- 6 ظہور رمضان المبارک کا ایک روزہ بطور (فجر) عذر دے بھاری کے بھونٹے تو ساری عمر اگر وہ روزے نہ کرے جب بھی اس روزہ نماز رمضان کے روزہ ٹوانہ ہو گا۔ (ترمذی)
- 7 تم عہد سے بچو جو کہ عہد کیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ٹکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (بخاری و ترمذی)
- 8 تپ ﷺ نے (سرائی والی رات میں) حرم میں ایک گروہ کو مردہ لاش کھاتے ہوئے دیکھا تو جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبتیں کرتے (یعنی) ان کا گوشت کھاتے تھے۔ (احمد)
- 9 انہی شخص کسی دوسرے شخص پر فتنی کی حسرت نہ لگائے اور نہ کفر کی تکذ وہ اس کا مستحق نہ ہو ورنہ اس کو کفر کا گناہ اسی کہنے والے پر لوٹ جاتا ہے۔ (بخاری)
- 10 رسول کریم ﷺ دو قبروں پر سے گذرے، آپ ﷺ نے فرمایا سن دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی دوسرے کام میں نہیں، ان میں سے ایک تو بیتاب میں اعتبار نہیں کرتا تھا اور دوسرا چل طور کی کرتا پھر تا غایت آپ ﷺ نے کعبہ کی ایک چری غصی لی، اس کو پٹ میں سے خیر کو دو کر ڈالا، اور دو دونوں قبروں پر ایک ایک گڑائی، لوگوں نے عرض کیا، آپ ﷺ نے اس کیوں کیا فرمایا؟ جواب تک یہ نہ ہو سکتی ان کو عذاب کم ہو گا۔ (بخاری)